

# جنت کی بہاریں

[www.sirat-e-mustaqeem.com](http://www.sirat-e-mustaqeem.com)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والی سنتوں بھرے بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبُ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا كُوْرَ اللّٰهِ

نَوِيْتُ سُنَّتِ الْاِعْتِكَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اعتکاف کی نیت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے،

نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار مرتبہ دُودِ شریف

پڑھے گا، وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ (التدغیب

والترہیب، حدیث، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثر الصلاة علی النبی، ۳۲۶/۲، حدیث 2590)

منتظر ہیں جنتیں اس کے لیے

ورد ہے جس کا ثنائے مُصْطَفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیانِ سُننے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے

ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”يَتَبَّعُ النُّوْمِنْ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (المعجمُ الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو دَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیان سننے کی نیتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضرورتاً سمسٹر کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❀ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، تُبَوِّا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والوں کی دل جوئی کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مَصْلَحَہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!

## بیان کرنے کی نیتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❀ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❀ دیکھ کر بیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُورَةُ النَّحْلِ، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالنُّوعْظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ کی تدبیر اور اچھی نصیحت سے) اور بخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اس فرمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بَلِّغُوا عَنِّيْ وَلَوْ اٰیَةً۔ یعنی ”پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے احکام کی پیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❀ اشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اخلاص پر توجّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مدنی قافلے، مدنی انعامات، نیز علاقائی دُورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❀ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حفاظت کا ذہن دینا کی خاطر حتیٰ الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ!

## نعمتوں کی ایک جھلک:

حضرت سیدنا عیسیٰ بن مرحوم عطار علیہ رحمۃ اللہ العفّار فرماتے ہیں: "ایک نیک سیرت لونڈی حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں رہا کرتی تھی۔ اس لونڈی نے مجھے حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی عبادت و ریاضت کے بارے میں بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ساری ساری رات نماز میں مشغول رہتیں۔ جب صُبح صادق ہوتی تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے مُصلے پر لیٹ جاتیں اور جب ہلکا ہلکا اُجالا ہونے لگتا تو فوراً اُٹھ کھڑی ہوتیں اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتیں: "اے نفس! تو اس ناپائیدار دُنیا میں کب تک سوتا رہے گا؟ آج کچھ دیر جاگ لے، کچھ نیک اعمال کر لے، پھر قبر میں خوب میٹھی نیند سو جانا، وہاں تجھے قیامت تک کوئی نہیں جگائے گا، عمل یہاں کر لے آرام وہاں کرنا۔ جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا دوبارہ عبادت میں مشغول ہو جاتیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے پوری زندگی اسی طرح عبادت و ریاضت میں گزاری۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے بلا کر فرمانے لگیں: "میری موت کی وجہ سے مجھے اُزیت نہ دینا یعنی میرے مرنے کے بعد چیخ و پکار نہ کرنا اور اسی اُون کے جُسنے میں میری تکفین کرنا۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کے بعد ہم نے آپ کو اُسی جُبہ میں کفن دیا جس کی آپ نے وصیت فرمائی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کے تقریباً ایک سال بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جنت کے اعلیٰ درجوں میں ہیں اور آپ نے سبز ریشم کا بہترین لباس زیبِ بدن کیا ہوا ہے اور سبز ریشم کا دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے، خُدا عزّ و جلّ کی قسم! میں نے کبھی ایسا خوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا آپ نے پہنا ہوا تھا۔

پھر میں نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا سے پوچھا: "اے رابعہ! آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کے اُس جُے کا کیا ہوا جس میں ہم نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کو کفن دیا تھا؟" تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا نے فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ لباس مجھ سے لے لیا گیا اور اس کی جگہ یہ بہترین لباس مجھے عطا کیا گیا ہے جسے تم دیکھ رہی ہو، اور میرے اُس جبے کو لپیٹ کر اس پر مہر لگا دی گئی اور اسے مقامِ عِلِّیِّین میں رکھ دیا گیا ہے تاکہ قیامت کے دن اس کے بدلے مجھے ثواب عطا کیا جائے۔" میں نے پوچھا: "آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کو اور کیا کیا نعمتیں عطا کی گئیں؟" آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا فرمانے لگیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، وہ بیان سے باہر ہیں۔ تم نے تو ابھی ان نعمتوں کی ایک جھلک ہی دیکھی ہے، اس کے علاوہ نہ جانے کیا کیا نعمتیں اُس نے اپنے اولیاء کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔

پھر میں نے عرض کی: "مجھے کسی ایسے عمل کے مُتَعَلِّق بتا دیجئے جس کے ذریعے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب اور اس کی رِضا نصیب ہو جائے۔" تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا نے فرمایا: "کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرو، ہر وقت اپنے اوپر ذِکْرُ اللہ کو لازم کر لو۔ اگر ایسا کرو گی تو کچھ بعید نہیں کہ تمہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جائے کہ تم قابلِ رِشک ہو جاؤ۔" (عیون الحکایات، ۱/۱۲۸، ملقطاً)

گدا بھی مُستَطَر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا  
خُدا دن خَیْر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش، ص ۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایک نیک بندی نے جب اپنے دن رات اُس کی یاد میں بسر کیے، راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، اسی کے لیے اپنی

خواہشات کو قربان کیا اور اپنے نفس کی مخالفت کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی کیسی بارش برسائی۔ وہ جبہ جسے پہن کر حضرت سیدتنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا نَوَافِل پڑھا کرتیں اور عبادت و ریاضت کرتی تھیں، اس کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایسے بہترین لباس سے نوازا کہ جس کی خوبصورتی نہ کسی نے دیکھی نہ سنی، یہی نہیں بلکہ قیامت کے دن اس لباس کے بدلے اجر و ثواب بھی عطا کیا جائے گا نیز مزید جنت کی ابدی نعمتیں بھی حاصل ہوں گی۔ یہ سب انعامات و اکرامات انہیں اس لیے ملے کہ وہ مومن تھیں اور اپنی ساری زندگی نیکیوں میں بسر کی تھی۔ جو مومن زندگی بھر نیک اعمال کرتا رہے گا تو اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ چنانچہ

پارہ 5 سُورَةُ النِّسَاء، آیت نمبر 124 میں ارشاد ہوتا ہے:

<p>تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْاِيَّان: اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔</p>	<p>وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْدًا ۝۳۳</p> <p>(پارہ: ۵، النساء: ۱۲۴)</p>
---	--

حکیم الامت، حضرت علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی اس آیت کریمہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: جو بھی انسان مرد ہو یا عورت بقدر طاقت عمل کرے نیک اور ہو وہ مومن صَاحِبُ الْعَقِیْدَہ اُس کی جزاء یہ ہے کہ وہ بعد قیامت جنت میں جائے گا۔ مطابق اعمال اسے جنت کا درجہ ملے گا اور ان پر تل برابر بھی ظلم نہ ہوگا کہ وہ ہوں تو بڑے درجہ کے مُسْتَحِق اور بلا قُصور ان کا درجہ گھٹا کر انہیں اُذنی درجہ میں داخل کر دیا جائے یہ ہر گز نہ ہوگا۔ (تفسیر نعیمی، ۵/۴۳۳)

میں ان کے در کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے  
حسنِ فقیر کا جنت میں بسترا ہوگا

(ذوقِ نعت، ص ۲۹)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

اہلِ جنت نعمتوں کے مزے لیتے ہوئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ صَحِيْحُ الْعَقِيْدَہ مومن کو اس کے اعمال کی

جزاء کے طور پر جنت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے اعمال کے برابر اسے جنت میں درجہ ملے گا۔ قرآن

پاک میں کئی مقامات پر اہلِ جنت کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان نعمتوں کی منظر کشی

کرتے ہوئے پارہ 27، سُورَةُ الْوَاغِعَہ کی آیت نمبر 15 تا آیت نمبر 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

تَرْجَمَہ کنز الایمان: (جنتی لوگ) جڑاؤ تختوں پر ہوں  
گے، ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے، ان کے  
گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے، کوزے  
اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب  
کے اس سے نہ اُنہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے  
اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں  
اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے  
موتی، صلہ ان کے اعمال کا

عَلٰی سُرِّ مَرْمُوزٍ ۝۵ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقَلِّبِيْنَ ۝۶  
يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۝۷ بِأَكْوَابٍ  
وَّ أَبَارِيقٍ ۝۸ وَ كَاسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝۹ لَا يَصَدَّعُونَ عَنْهَا  
وَلَا يَنْزِفُونَ ۝۱۰ وَ قَاكِهِتُمْ مَّبَايِتَ خَيْرُونَ ۝۱۱  
وَلَحْمَ طَيْرٍ مَّبَايِسْتُهُنَّ ۝۱۲ وَ حُورٌ عِيْنٌ ۝۱۳  
كَامَّلَاتُ اللَّوْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝۱۴ جَزَاءً لِّمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۵

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے قرآنِ پاک کی ان مبارک آیات میں اہلِ جنت کو

دی جانے والی جنتی نعمتوں کی کیسی منظر کشی کی گئی ہے؟ کہ اہل جنت باغات میں آمنے سامنے تکیہ لگائے چین سے بیٹھے ہوں گے، ان کی خدمت پر مامور غلام چھلکتے جام، لبالب کوزے، اور آفتابے اٹھائے ان کے دائیں بائیں حکم کے منتظر ہوں گے، سامنے بہتی پاکیزہ شرابیں، من پسند غذائیں اور عمدہ میووں سے ان کی تواضع ہوگی، الغرض جنت میں اہل جنت اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے مزے لے رہے ہوں گے اور طرح طرح کی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہوں گے۔ یاد رکھئے! جنت میں ملنے والی کسی بھی نعمت کو دُنیا کی کسی بھی چیز سے آؤنی نسبت بھی حاصل نہیں ہے۔ جنت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ملنے والے انعامات و اكرامات کا دُنیا میں مُیسرہ آنے والی اشیاء سے کوئی بھی موازنہ نہیں ہے۔

### احادیثِ مبارکہ:

آئیے ”جنت“ کے 3 حروف کی نسبت سے جنت کے متعلق تین احادیثِ مبارکہ سنئے ہیں:

- 1۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔ (مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، ص: ۱۵۱۶، حدیث: ۲۸۲۳، بہار شریعت، ۱/۱۵۲)
- 2۔ ”جنت میں 100 درجے ہیں، ہر دو درجوں میں آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس سب سے بلند درجہ ہے۔ اُس سے جنت کے چار دریا بہہ رہے ہیں اور اُس کے اوپر عرش ہے، سو جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔ (جامع الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی... الخ، الحدیث ۲۵۳۹، ج ۴، ص ۲۳۸)

- 3۔ ”جنت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (دَرہ) رکھ سکیں، دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے۔

(بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة واهلها مخلوقة، ۲/۹۲، الحدیث: ۳۲۵۰، بہار شریعت، ۱/۱۵۳)



قسمت میں غم دُنیا، جنت کا قبالہ ہو

تقدیر میں لکھا ہو جنت کا مزہ کرنا

(سلمان بخشش، ص ۵۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کا دُنیا کی فانی چیزوں سے کوئی مقابلہ نہیں۔ یقیناً عقلمند شخص وہی ہے جو جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو اس جہان کی فانی نعمتوں پر ترجیح دے اور ان نعمتوں کے حصول کی کوشش کرے جو ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ مگر افسوس! ہماری اکثریت اس بات سے غافل اور اپنی زندگیوں کو اس فانی دُنیا کی عارضی رنگینیوں سے رنگنے میں مصروف و مشغول ہے۔ یاد رکھئے! دُنیا اور اس کی رنگینیوں کی مثال اس سانپ کی طرح ہے جسے ہاتھ لگائیں تو نرم و نازک معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا زہر جان لیوا ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح یہ دُنیا بھی دیکھنے میں بہت ہی خوشنما ہے لیکن حقیقت میں بہت تباہ کن اور ہلاکت خیز ہے۔ اس لیے دُنیا کی فکر چھوڑ بیئے اور آخرت کو بہتر بنانے پر توجہ دیجئے۔ موت سے پہلے جس قدر ممکن ہو نیکیاں کر لیجئے۔ ورنہ بوقتِ نزع پچھتانے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک اعمال کے طفیل دُنیا بھی عطا کر دیتا ہے، مگر اعمالِ دُنوی کے ساتھ آخرت عطا نہیں کرتا۔ (الزهد لابن مبارک، باب ہوان الدنيا على الله، ص ۹۳، حدیث: ۵۴۹، بتغییر قلیل، از منهاج العابدین ص ۵۷) لہذا اپنی عاقبت کو بہتر بنانے کی کوشش کیجئے! اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے دُنیا بھی اچھی ہوگی، آخرت بھی سنور جائے گی اور جنت کی لازوال نعمتیں بھی نصیب ہوں گی۔

ہم نے مانا کہ گنہگروں کی نہیں حد لیکن!

تُو ہے ان کا تو حسن تیری ہے جنت تیری

(دوق نعت، ص ۱۵۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً دُنیا کی محبت اور مال و زر کی خواہش سے بچ کر جنت پانے**

کے لیے عمل کرنا انتہائی دشوار مرحلہ ہے۔ لیکن اگر ہم آخرت میں ملنے والی آسانیوں، شادمانیوں اور آسائشوں پر نظر رکھیں گے تو یقیناً ہمارے لیے عمل کرنا آسان ہو گا۔ اس کو یوں سمجھئے کہ اگر ہمارے سامنے 100 روپے اور ایک لاکھ روپے رکھے جائیں اور ان میں سے ایک کو لینے کا اختیار دیا جائے تو یقیناً ہم میں سے ہر شخص ایک لاکھ روپے پر ہی نظر رکھے گا اور ایک لاکھ روپے ہی لینا چاہے گا، 100 روپے کی طرف کوئی بھی عقلمند نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔ بالکل اسی طرح دُنیا و مافیہا یعنی (دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) اس کی مثال 100 روپے کے نوٹ جیسی ہے۔ جبکہ آخرت میں ملنے والے فائدے اور جنت میں ملنے والی نعمتیں تو ایسی ہیں جن کا کوئی مول ہی نہیں کیونکہ دُنیا کی عارضی نعمتوں کا جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ اس لیے اس دُنیا کی فکر چھوڑیے اور آخرت کمانے، نیکیوں میں دل لگانے اور جنت پانے کی کوشش کیجئے۔

مُفلسو! ان کی گلی میں جا پڑو!

باغِ خلدِ اکرام ہو ہی جائے گا

(حدائقِ بخشش، ۴۱)

آئیے حُصولِ ترغیب کے لیے ”جنت کی چند بہاریں“ سُنئے ہیں: چنانچہ

**جنت کی بہاریں:**

اگر جنت کی کوئی ناخُن بھر چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں اور

اگر جنتی کا نکلن ظاہر ہو تو سُرُج کی روشنی مٹا دے، جیسے آفتاب ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے۔ (سنن

الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة أهل الجنة، الحديث: ۲۵۴۷، ج ۴، ص ۲۴۱، بہار شریعت، ۱/ ۱۵۳)

(جنت) میں قسم قسم کے جواہر کے محل ہیں، ایسے صاف و شفاف کہ اندر کا حصّہ باہر سے اور باہر کا اندر سے

دکھائی دے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل في درجات الجنة وغرفها، الحديث: ۲۷، ج ۴، ص ۲۸۱، بہار شریعت، ۱/۱۵۴) جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنی ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب اهل الجنة، باب في بناء الجنة وصفتها، الحديث: ۱۸۶۲۲، ج ۱۰، ص ۳۲، بہار شریعت، ۱/۱۵۴) ایک اینٹ سونے کی، ایک چاندی کی، زمین زعفران کی، کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت۔ (سنن الدارمی، کتاب الرقائق، باب في بناء الجنة، الحديث: ۲۸۲۱، ج ۲، ص ۴۲۹) ایک اور روایت میں ہے کہ جنت عدن کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے، ایک یاقوت سُرخ کی، ایک زبرجد سبز کی، مشک کا گارا ہے اور گھاس کی جگہ زعفران ہے، موتی کی کنکریاں، عنبر کی مٹی ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، الترغیب فی الجنة ونعيمها، الحديث: ۳۳، ج ۴، ص ۲۸۳، بہار شریعت، ۱/۱۵۴)

## جنت کے دریا:

جنت میں چار دریا ہیں ایک پانی کا، دوسرا دودھ کا، تیسرا شہد کا، چوتھا شراب کا، پھر ان سے نہریں نکل کر ہر ایک کے مکلان میں جا رہی ہیں۔ وہاں کی نہریں زمین کھود کر نہیں بلکہ زمین کے اوپر رواں ہیں، نہروں کا ایک کنارہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا ہے اور ان نہروں کی زمین خالص مُسک کی ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، فصل في انهار الجنة، الحديث: ۳۵۳۴/۳، ج ۴، ص ۳۱۵، بہار شریعت، ۱/۱۵۵) وہاں کی شراب دُنیا کی سی نہیں جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہر ہو کر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب ان سب باتوں سے پاک و منزہ ہے۔ ("تفسیر ابن کثیر" ج ۷، ص ۲۸۹، بہار شریعت، ۱/۱۵۵)

## جنت کے کھانے:

جنت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود

ہوگا۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۷، ص ۶۲، بہار شریعت، ۱/۱۵۵) اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بھُنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، الحدیث: ۳، ج ۴، ص ۲۹۲، بہار شریعت، ۱/۱۵۶) اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو (گی) تو کُوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے موافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے (نہ تو) ایک قطرہ کم (ہوگا اور) نہ زیادہ، بعد پینے کے (وہ کُوزے) خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، الحدیث: ۶۶، ج ۴، ص ۲۹۰، بہار شریعت، ۱/۱۵۶) ایک خوشبودار فرحت بخش دُکار آئے گی، خوشبودار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، سب کھانا ہضم ہو جائے گا اور دُکار اور پسینے سے مُشک کی خوشبو نکلے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في صفة الجنة ... إلخ، الحدیث: ۲۸۳۵، ص ۱۵۲ ملخصاً، بہار شریعت، ۱/۱۵۶)

## خُدّام و غلمان کی کثرت:

کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار (10,000) خادِم کھڑے ہوں گے، خادِموں میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، الحدیث: ۷۰، ج ۴، ص ۲۹۱، بہار شریعت، ۱/۱۵۷) جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادتی ہوگی، ہر نوالے میں 70 مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے ممتاز، وہ معاً (ایک ساتھ) محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے رُکاوٹ نہ ہوگا، جنتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب في دوام نعيم أهل ... إلخ، الحدیث: ۲۸۳۶، ص ۱۵۲، بہار شریعت، ۱/۱۵۷)

## جنت کے بازار اور دیدارِ ربِّ عَظّار:

جنت میں نیند نہیں (کیوں) کہ نیند ایک قسم کی موت ہے (معجم اوسط، ۱/۲۶۶، حدیث: ۱۹۹) اور

جَنّت میں موت نہیں۔ جَنّتی جب جَنّت میں جائیں گے ہر ایک اپنے اعمال کی مقدار سے مرتبہ پائے گا اور اُس کے فضل کی حد نہیں۔ اُنہیں دُنیا کے ایک ہفتہ کی مقدار کے بعد اجازت دی جائے گی کہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی زیارت کریں، عرشِ الہی ظاہر ہو گا اور رَبِّ (عَزَّوَجَلَّ) جَنّت کے باغوں میں سے ایک باغ میں تجلی فرمائے گا اور جَنّتیوں کے لیے منبر بچھائے جائیں گے، نور کے منبر، موتی کے منبر، یاقوت کے منبر، زبرجد کے منبر، سونے کے منبر، چاندی کے منبر اور اُن میں کا آؤنی مشک و کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا اور اُن میں آؤنی کوئی نہیں، اپنے گمان میں کُرسی والوں کو کچھ اپنے سے بڑھ کر نہ سمجھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ایسا صاف ہو گا جیسے آفتاب اور چودھویں رات کے چاند کو ہر ایک اپنی اپنی جگہ سے دیکھتا ہے کہ ایک کا دیکھنا دوسرے کے لیے مانع (رکاوٹ) نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ایک پر تجلی فرمائے گا ان میں سے کسی کو فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تجھے یاد ہے، جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا...؟! دُنیا کے بعض معاصی یعنی گناہ یاد دلانے گا، بندہ عرض کرے گا: یا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! کیا تو نے مجھے بخش نہ دیا؟ فرمائے گا: ہاں! میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو اس مرتبے کو پہنچا، وہ سب اسی حالت میں ہوں گے کہ ابر چھائے گا اور اُن پر خوشبو برسائے گا کہ اُس کی سی خوشبو اُن لوگوں نے کبھی نہ پائی تھی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا کہ جاؤ اُس کی طرف جو میں نے تمہارے لئے عزّت تیار کر رکھی ہے، جو چاہو لو، پھر لوگ ایک بازار میں جائیں گے جسے ملائکہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ اُن کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی اور نہ ہی قلوب پر اُن کا خطرہ گزرا۔ اُس میں سے جو چیز چاہیں گے اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہوگی، جَنّتی اُس بازار میں باہم ملیں گے۔ چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اُس کا لباس پسند کرے گا، ہُنوز (ہُنوز) یعنی ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہوگی کہ خیال کرے گا کہ میرا لباس اس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ جَنّت میں کسی کے لیے غم نہیں۔ پھر وہاں سے اپنے اپنے مکانوں کو واپس آئیں گے۔ اُن کی بیبیاں

(بیویاں) استقبال کریں گی، مبارکباد دے کر کہیں گی کہ آپ واپس ہوئے اور آپ کا جمال اُس سے بہت زائد ہے کہ ہمارے پاس سے آپ گئے تھے، جواب دیں گے کہ پَرُوْرُذْکَا عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ہمیں بیٹھنا نصیب ہوا تو ہمیں ایسا ہی ہو جانا سزاوار تھا۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في سوق الجنة، الحديث: ۲۵۵۸، ج ۴، ص ۲۴۶، بہار شریعت، ۱۶۰/۱) جنتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دُوسرے کے پاس چلا جائے گا ("التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ"، کتاب صفة الجنة والنار، الحديث: ۱۱۵، ج ۴، ص ۳۰۴، بہار شریعت، ۱۶۲/۱) اور ایک رَوَايَت میں ہے کہ اِن کے پاس نہایت اَعْلٰی درجے کی سُواریاں اور گھوڑے لائے جائیں گے اور اُن پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گے، جائیں گے۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ما جاء في صفة خيل الجنة، الحديث: ۲۵۵۳، ج ۴، ص ۲۴۴، بہار شریعت، ۱۶۲/۱) سب سے کم درجے کا جو جنتی ہے، اُس کے باغات اور پیماں اور نعيم و خُدام اور تخت ہزار (1000) برس کی مسافت تک ہوں گے اور اُن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب میں مُعَزَّز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے وَجْہِ کریم کے دیدار سے ہر صُبح و شام مُشْرِف ہو گا۔ (سنن الترمذی، کتاب صفة الجنة، باب منه، الحديث: ۲۵۶۲، ج ۴، ص ۲۴۹، بہار شریعت، ۱۶۲/۱) جب جنتی جنت میں جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے فرمائے گا: ”کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دُؤں“ عرض کریں گے: تو نے ہمارے مُنہ روشن کئے، جنت میں داخل کیا، جہنم سے نجات دی، اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا، اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر اُنہیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔ (صحیح المسلم، کتاب الإیمان، باب إثبات رؤية المومنین في الآخرة... إلخ، ص ۱۱۰، الحديث: ۱۸۱، بہار شریعت، ۱۶۲/۱)

عَفُو کر اور سَدَا کے لیے راضی ہو جا!

گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یا رَب!

(وسائل بخشش، ص ۸۵)

صَلِّ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

## جنت کے لیے کوشش کریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اہل جنت کیسی کیسی اعلیٰ نعمتوں سے بہریاب ہوں گے؟ ہمیشہ کی زندگی ملنے کے ساتھ، خوشبودار مشروب، موتیوں کے خیمے، شہد و شراب کی نہروں کے کنارے لگے منبر، ان پہ لگے ہوئے اعلیٰ قسم کے جنتی گاؤ تیکے، آنکھوں کو خیرہ کر دینے والے موتیوں سے مرصع تاج، اُرد گرد جنتی خُدام و غلمان کا ہجوم، ہر قسم کی فکروں سے بے نیاز ہو کر اہل جنت اپنے اعمال کی جزاء کے بدلے میں رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ان عالیشان نعمتوں کو پانے کی کوشش میں لگ جائیں، حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَيِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: یقیناً تعجب ہے ایسے شخص پر جو جنت جیسے عالیشان مکان کے ہونے پر ایمان رکھتا ہو، اس کی تعریفوں کو سچا جانتا ہو اور اس بات کا کامل یقین رکھتا ہو کہ اس میں رہنے والے کبھی بھی موت سے ہمکنار نہیں ہوں گے، (اسے پتہ ہو کہ) جو اس (گھر) میں آجائے گا اسے دُکھ دُرد نہیں ستائیں گے، اس میں رہنے والوں پر کبھی بھی تغیر نہیں آئے گا اور وہ ہمیشہ اَمْن و سَکُون سے رہیں گے، یہ سب جاننے کے باوجود بھی وہ ایسے گھر میں دل لگاتا ہو جو آخر کار اُجڑنے والا ہے، جس کا عیش زوال پزیر (ختم ہونے والا) ہے، خُدا کی قسم! اگر جنت میں صرف موت سے بے خوفی ہوتی، انسان بھوک، پیاس اور تمام حوادث سے بے خوف ہی رہ سکتا اور دیگر انعامات نہ ہوتے تب بھی وہ جنت اس لائق تھی کہ اس کے لیے دُنیا کو چھوڑ دیا جائے اور اس پر ایسی چیز کو ترجیح نہ دی جاتی جو لوٹ جانوالی اور مٹ جانوالی ہے چہ جائیکہ جنت میں رہنے والے بے خوف بادشاہوں کی طرح ہوں، رنگارنگ مسرتوں، راحتوں سے ہمکنار ہوں، ہر خواہش کو پانے والے ہوں، ہر روز عرشِ اعظم کے قُرب میں جانے والے ہوں، رَبِّ ذُو الْبَیْنِ (اِحسان فرمانے والے رَب) کا دیدار کرنے والے ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایسی بے مثال

نگاہوں سے دیکھنے والے ہوں کہ جس نگاہ سے وہ جنت کی نعمتوں کو نہیں دیکھا کرتے تھے، وہ ان نعمتوں سے پھرنے والے نہ ہوں، ہمیشہ انہی نعمتوں میں رہیں، اور ان کے زوال سے امن میں ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص ۲۴۴)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** کس قدر حیرت بالائے حیرت ہے کہ اگر ہمارا کوئی پڑوسی یا عزیز بلند وبالا کو ٹھی تیار کر لے یا بہترین کار (CAR) خریدے یا کسی بھی صورت اپنی دنیاوی آسائش کا معیار بلند کر لے تو ہم فوراً اُس سے آگے بڑھنے کی جستجو میں مگن ہو جاتے ہیں، ایک دُھن سی لگ جاتی ہے۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہم متقی و پرہیزگار بندوں کو دیکھ کر یہ تمنائیں نہیں کرتے کہ جس طرح یہ جنت کے درجوں کی بلندی کی طرف بڑھ رہا ہے، میں بھی اسی طرح کوشش کروں، میں بھی نماز باجماعت کا پابند بنوں، تلاوت کروں، سنتوں کا پیکر بنوں، مدنی انعامات کا عامل و مدنی قافلوں میں سفر کا پابند بنوں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اول تا آخر شرکت کروں۔ یاد رکھئے! جس طرح ظاہری عبادات و حسنِ اخلاق کے اعتبار سے لوگوں کو مختلف درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اسی طرح اجر و ثواب کے درجوں کی بھی تقسیم ہے، لہذا اگر ہم سب سے اعلیٰ درجہ حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہیں تو اس کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ چنانچہ پارہ 4 سورۃ ال عمران کی آیت نمبر 133 میں ارشاد ہوتا ہے:

<p>تَرْجَبَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی (یعنی چوڑائی) میں سب آسمان و زمین آجائیں، پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔</p>	<p>وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۳﴾</p>
---	--

صدرُ الافاضل مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: دوڑو سے مراد توبہ، آدائے فرائض و طاعات و اخلاص والے عمل اختیار کر کے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی



بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے، فرائض مثلاً نماز و روزہ وغیرہ اور دیگر احکامات شرعیہ پر اخلاص کے ساتھ عمل کے ذریعے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بخشش اور جنت کی طرف دوڑو کہ یہ راستے جنت کی طرف لے جاتے ہیں )

کل نارِ جہنّم سے حسنِ امن و اماں ہو  
اس مالکِ فردوس پہ صدقے ہوں جو ہم آج

(ذوقِ نعت، ص ۷۰)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ نیک اعمال کو جنت تک پہنچنے کے راستے قرار دیا گیا ہے اور یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوگی کہ جنت کی عالیشان نعمتوں اور اس کے باغات کی سیر سے ہم مستفید ہوں، تو یاد رکھئے! کہ نیک اعمال جنت تک پہنچانے کے لیے پل کا کردار ادا کرتے ہیں۔ تو ہمیں بھی نیک اعمال کی کثرت کرنی چاہیے!

## نوافل کی کثرت:

منقول ہے کہ حضرت سیدنا آزاد ہر بنِ مَغِیْثِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جو کہ نہایت عبادت گزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی۔ تو میں نے اُس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: ”میں جنت کی خور ہوں“ یہ سن کر میں نے اُس سے کہا: میرے ساتھ شادی کر لو، اُس نے کہا: میرے مالک کے پاس شادی کا پیغام بھیج دو اور میرا مراد اکر دو میں نے پوچھا: تمہارا مہر کیا ہے؟ تو اُس نے کہا: رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔ المتجر الدایح فی ثواب العمل

(الصالح ۱۸۷، جنت میں لے جانے والے اعمال، ص ۱۴۸)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا  
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۸۶)

## استغفار کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اشراق، چاشت اور تہجد کے نوافل ادا کیجئے اور خود کو جنت کا حقدار بنائیے۔ تھوڑی سی زبان چلائیے، اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِيمَ زبان پر لائیے اور جنت کی حُوریں پائیے۔ چنانچہ ایک بُزرگ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے 40 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی۔ ایک بار دُعا کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری رحمت سے مجھے جو کچھ جنت میں ملنے والا ہے اس کی کوئی جھلک دنیا میں بھی دکھا دے۔ ابھی دُعا جاری تھی کہ یک دم محراب شق ہوئی اور اس میں سے ایک حسینہ و جلیلہ حُور برآمد ہوئی، اُس نے کہا کہ تجھے جنت میں مجھ جیسی 100 حُوریں عنایت کی جائیں گی، جن میں ہر ایک کی 100، 100 خادمائیں اور ہر خادمہ کی 100، 100 کنیزیں ہوں گی اور ہر کنیز پر 100، 100 ناظمائیں (یعنی انتظام کرنے والیاں) ہوں گی۔ یہ سُن کر وہ بُزرگ خوشی کے مارے جھوم اُٹھے اور سُوال کیا: کیا کسی کو جنت میں مجھ سے زیادہ بھی ملے گا؟ جواب ملا: اتنا تو ہر اُس عام جنتی کو ملے گا جو صُبح و شام اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِيمَ پڑھ لیا کرتا ہے۔

(رَوْضُ الزَّيْلَاحِينَ ص ۵۵، از غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۹۸)

یہ مرتبتیں کہ کچی متیں، نہ چھوڑیں لتیں، نہ اپنی گتیں  
تُصَوِّر کریں اور ان سے بھریں قُصُورِ جنال تمہارے لیے  
(حدائقِ بخشش، ص ۳۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہر وہ شخص جو صُبح و شام استغفار پڑھے گا تو اسے جنتی حُوریں ملیں گی۔ اسی طرح جنت میں داخلے اور وہاں اُعلیٰ مراتب پانے کا ذریعہ بننے والے اعمال میں سے ایک عمل سلام کو عام کرنا اور کھانا کھانا ہے، سلام کو عام کرنے اور دوسروں کو اپنے خوانِ جُود (اپنے

پاس) سے کچھ نہ کچھ عطا کرتے رہنے کی عادت بنانے سے جہاں انسان کے وقار کو چار چاند لگتے ہیں، وہیں ایسا شخص ان خوش نصیبوں میں بھی شامل ہو جاتا ہے جن کے لیے جنت کی نوید (یعنی خوشخبری) ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، حدیث ۴۸۹، ج ۱، ص ۵۶۳)

سُنّتیں اپنا کے حاصل بھائیو! رَحْمَتِ مولیٰ سے جنت کیجئے!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح قدرت ہونے کے باوجود بدلہ نہ لینا بھی ایسا عمل ہے کہ اس سے نہ صرف محبتوں کے رشتے قائم و دائم رہتے ہیں بلکہ روزِ قیامت عزتوں کی معراج بھی نصیب ہوگی۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود عُقُوبَہ پی لے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تاکہ اس کو اختیار دے کہ جنت کی حُوروں میں سے جسے چاہے پسند کر لے۔“ (ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الخلع، حدیث ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲) یقیناً کل قیامت کے سخت آزمائش والے دن میں جب کسی کو بلا کے اللہ عَزَّوَجَلَّ انعامات و اکرامات سے نوازے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔

بلا حساب ہو جنت میں داخلہ یارب! پڑوس خلد میں سرور کا ہو عطا یارب!

(وسائلِ بخشش، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی طرح نیکیاں بڑھانے اور آخرت کا ثواب کمانے کیلئے قرآنِ پاک کی تلاوت کی بھی عادت بنانی چاہیے، یقیناً اس کے سبب جہاں رحمتوں اور برکتوں کے دروازے کھلتے ہیں وہیں حدیثِ پاک میں جنت کے اعلیٰ مرتبے پانے کی نوید بھی ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”قرآن پڑھنے

والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جاو اور جنت کے درجات طے کرتا جاو اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تُو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہوگا۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر،

باب استحباب الترتیل فی القراءة، حدیث ۱۴۶۴، ج ۲، ص ۱۰۴)

شاد ہے فردوس یعنی ایک دن  
قسمتِ خدام ہو ہی جائے گا

(حدائق بخشش، ص ۴۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر دُرست طریقے سے قرآن پاک پڑھنے والے کے وارے ہی نیارے ہیں۔ ایسے شخص سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت میں اپنے بلند مراتب بڑھاتے جاؤ، اس لیے ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو اسلامی بھائی دُرست تَلْفُظ کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا نہیں جانتے ان کی خدمت میں مدنی التجا ہے کہ آج ہی دُرست قرآن پاک سیکھنے کے لیے کمر بستہ ہو جائیے، اس کا بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے تحت مختلف جگہوں پر ہونے والے پورے ماہِ رمضان و آخری عشرے کے اجتماعِ اعتکاف میں شریک ہونا بھی ہے۔

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے جہاں اس مقدس مہینے کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کی سعادت ملے گی، وہیں علم دین کا ڈھیروں ڈھیر ذخیرہ حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن پاک صحیح تَلْفُظ سے پڑھنا بھی سیکھ جائیں گے اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ۔ اعتکاف کے بے شمار فضائل ہیں، چنانچہ مدینے کا تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ گوہر نشان ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ

کی رضا و خوشنودی کیلئے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنم کے درمیان 3 خندقیں

حائل کر دے گا جن کی مسافت مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہوگی۔" (الدر المنثور ج ۱ ص ۴۸۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے! کہ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے**

کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور جہنم کے درمیان 3 خندقیں حائل کر

دے گا تو جو شخص رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرے گا اسے کیسے کیسے انعامات و

اکرامات سے نوازا جائے گا، کیونکہ رمضان میں تو نیکیوں کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے زندگی

کے اس موقع سے فائدہ اٹھائیے اور رمضان المبارک کے آخری عشرے میں سنت اعتکاف کے لیے تیار

ہو جائیے۔ بلکہ آج ہی سے اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کیجئے اور ثوابِ عظیم کے حق دار بن جائیے!

رحمتیں لوٹنے کے لیے آؤ تم مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

سُنَّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے جنت کی بہاروں کے متعلق ایمان آفریز بیان سنا۔**

جنت کیسی ہوگی؟ اس کی زمین کیسی ہوگی؟ اس میں دریا کیسے ہوں گے؟ اس کی محوروں کا حلیہ کیا ہوگا؟ اس

میں مٹی کیسی ہوگی؟ در و دیوار کس چیز کے ہوں گے؟ اہل جنت کے لیے محلات کیسے بنائے گئے ہیں؟

الغرض جنت میں پائی جانے والی نعمتوں کے متعلق ہم نے جانا۔ ہمارے دل میں بھی یقیناً جنت کے عالی

مقام پانے کی خواہشات چھلنے لگی ہوں گی۔ یقیناً ہم بھی ان عالیشان نعمتوں سے سرفراز ہو سکتے ہیں، شرط

صرف اتنی ہے کہ ہم اخلاص و استقامت کے ساتھ جنت میں لے جانے والے اعمال کرتے رہیں۔ اس

کے لیے سب سے پہلے اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنا ہوگا۔ کیونکہ جب تک یہ نعمتِ عظمیٰ حاصل نہ

ہوگی تو گنہگاروں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت نہیں ہو سکے گی۔ عبادات کی بجا آوری اور منہیات (منوع چیزوں) سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ خوفِ خدا ہے۔ خوفِ خدا پیدا کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم خوفِ خدا سے متعلق قرآنی آیات، احادیثِ طیبہ اور بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْبَرِّین کے اقوال و احوال کا مطالعہ کریں۔ اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ہم میں بھی خوفِ خدا پیدا ہونے کے ساتھ فکرِ آخرت کے لیے کڑھنے کا ذہن بھی بنے گا۔

## کتاب کا تعارف:

اس مقصد کی تکمیل کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 160 صفحات پر مشتمل کتاب ”خوفِ خدا“ کا مطالعہ یقیناً مفید ثابت ہوگا۔ اس کتاب میں کثیر آیات، احادیثِ مبارکہ، بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْبَرِّین کے واقعات اور ان کے فرمودات، خوفِ خدا کی اہمیت، خوفِ خدا پیدا کرنے کے طریقے اور اس کی علامتوں کے ساتھ دیگر بے شمار مدنی پھول جا بجا اپنی خوشبوئیں لٹا رہے ہیں۔ خوفِ خدا کی اہمیت بڑھانے اور دل میں خوفِ خدا کی شمع جلانے کے لیے یہ کتاب بہت کار آمد ہے۔ آج ہی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۂ حاصل فرما کر علم کے نور سے اپنے قلوب و آذان کو موند فرمائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مُصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہٴ بزمِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (منہاجۃ الصالحین، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۷۵ ادارہ الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا  
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

## ناخن کاٹنے کے اہم مدنی پھول:

آئیے شیخ طریقت، امیر اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”101 مدنی پھول“ سے ناخن کاٹنے کے چند مدنی پھول سُنّتے ہیں: (1) جُمعہ کے دن ناخن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا انتظار نہ کیجئے (دَرِّمُخْتَار ج ۹ ص ۶۲۸) صدرُ الشَّرِیعہ، بدرُ الطَّرِیقہ مولینا امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِیٰ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخن تَرشُو اے (کاٹے) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو دوسرے جُمعے تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخن تَرشُو اے (کاٹے) تو رحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دَرِّمُخْتَار، رَدُّ الْفُحْتَار ج ۹ ص ۶۲۸، بھارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۲۵، ۲۲۶) (2) ہاتھوں کے ناخن کاٹنے کے منقول طریقے کا خلاصہ پیش خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔ (دَرِّمُخْتَار ج ۹ ص ۶۴۰، اَحْیَاءُ الْغُلُوم ج ۱ ص ۱۹۳) (3) پاؤں کے ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ (ایضاً) (4) بجزابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صورت) میں ناخن کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) (5) دانت سے ناخن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے برص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔ (ایضاً) (6) ناخن

کاٹنے کے بعد ان کو دفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔ (ایضاً)  
 طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب بہارِ شریعت  
 حصہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات کی کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیہ حاصل کیجئے اور  
 پڑھئے۔ سنتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے  
 ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار  
 سنتوں کی تربیت کے قافلے میں بار بار  
 (وسائلِ بخشش، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پڑھے جانے والے دُرود پاک اور دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرود: (1) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْيَاقِيْنِ الْحَبِیْبِ الْعَالِی

الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِلِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس دُرود شریف کو  
 پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت  
 کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (فُضِّلَ الصَّلٰوٰتُ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص ۱۵۱ المَحْصَا)

(2) تَمَامِ گناہ معاف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَسَلِّمْ

حضرت سیدنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا  
 : جو شخص یہ دُرود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے  
 گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)



(3) رحمت کے ستر دروازے صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرود پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرود شریف کا ثواب

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِإِذْنِ أَمْرٍ مُلْكِ اللَّهِ

حضرت احمد صاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرود شریف کو ایک

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (فَضْلُ الصَّلَاةِ عَلٰی سَيِّدِ السَّادَاتِ ص )

(5) فُرْبِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اپنے اور صدیقِ اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھالیا۔ اس سے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ

ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو

یوں پڑھتا ہے۔ (الْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

(6) دُرودِ شفاعت

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُتَقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافعِ اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرود پاک پڑھے، اُس کے

لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے فرمایا: اس دُرود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الرِّوَايَاتِ ج ٥ حدیث )

## (2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

عَرَائِبُ الْقُرْآن ص 187 پر ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص رات میں یہ دُعاء 3 مرتبہ پڑھ لے گا تو اُس نے گویا شبِ قَدَر کو پالیا۔ لہذا ہر رات اس دُعاء کو پڑھ لینا چاہیے۔

دُعا یہ ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَنَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ۔

(یعنی خدائے حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے)

(فیضانِ سنت ج 1، ص 1163، 1164)